خیرالإنتباهات

تصحیح : حضرت مولانا عبدالہادی صاحب دامت برکاتھم

مدرس : جامعہ خیرالمدارس ملتان

ترتیب : شہزاد حیدر

عربی عبارت کی تصحیح کرنے والا مختصر رسالہ

حاصل کرنے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں 0348:7675276

کمپوزنگ: محمد وقاص 0309-7809903

استدعا!

ہم طلبا سے اکثر عبارت پڑھنے میں غلطی ہو جاتی ہے جس کے پیش نظر اساتذہ کرام اصلاح فرماتے رہتے ہیں اور فوائد بتاتے رہتے ہیں انہی فوائد کو اس مختصر مجموعے میں بند کیا گیا ہے۔

دعا:

اللہ پاک سے دعا ہے کہ اسے اپنی رضا کے لیے خاص کر دے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔

آمین!

طالب دعا: شہزاد حیدر عفی عنہ

3 جمادی الاولیٰ 1442ھ

بمطابق 8 جنوری 2021

کمپوزنگ: محمد وقاص 0309-7809903

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا اَمَّابَعْدُ:

قاعدہ نمبر 1:

کسی بھی عربی عبارت کو پڑھنے کے لیے یہ یاد رکھا جائے کہ عمل اکثر قریب کا عامل دیتا ہے جیسے کہ "اِیقاعُ فِعْلِ الْفَاعِلِ" اس عبارت میں "ایقاع" مضاف نے "فعل" مضاف الیہ کو جر دیا پھر "الفاعل" کو جر "فعل" مضاف نے دیا نہ کہ "ایقاع" مضاف نے (یہ بات تنازع فعلان سے ہٹ کر ہے)

قاعدہ نمبر 2:

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ایک عامل اپنے معمولوں کو ہی عمل دیتا ہے نہ کہ دوسرے عامل کے معمولوں کو۔ جیسے کہ قرآن پاک میں ہے "وَاعتَصِمُو بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً" یہاں پر "حبل" کو جر "با" حرف جار نے دیا ہے اب اسکا عمل پورا ہو گیا آگے جو لفظِ "اللہ" پر جر آیا ہے یہ "با" حرفِ جار کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ "حبل" کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

قاعدہ نمبر 3:

اگر حرف مشبہ بالفعل کے بعد ظرف آجائے تو وہ خبر واقع ہو گا اور حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم ظرف کے بعد آئے گا اور منصوب ہو گا جیسے کہ "اِنَّ فِی الدَّارِ زَیداً" اور اسی طرح افعال ناقصہ کا اسم بھی ظرف کے بعد آئے گا اور مرفوع ہو گا جیسے کہ "کَانَ فِی الدَّارِ زَیدٌ" عام مبتدا خبر کا بھی یہی معاملہ ہے جیسے کہ "فِی الدَّارِ زَیدٌ" یہاں "زید" مبتدا واقع ہوا ہے اور مرفوع ہے۔

قاعدہ نمبر4:

لَمَّا اور لِمَا اور لَمَا میں فرق کا طریقہ: اگر شرط اور جزا والا معاملہ ہو تو لَمَّا ہو گا جیسے کہ قرآن پاک میں ہے "وَلَمَّا بَلَغَ اشدَّهُ اٰتَینٰهُ حُکمًاوَّعِلمًا" اب یہاں "اتینہ" والا جملہ جزا ہے "لما بلغ اشدہ" شرط ہے۔ (شرط اور جزا کے معاملے کا علم اکثر ترجمے سے ہو جاتا ہے) اور اگر کوئی دلیل یا کسی چیز کی وجہ بیان کی جا رہی ہو تو "لِمَا" ہوتا ہے جیسے کہ "لِمَا رَوَینَا" کے الفاظ ھدایہ وغیرہ میں آئے ہیں۔

اور اگر کوئی جملہ جس پر "لَمَا" داخل ہو رہا ہو وہ خود کسی جملے کی جزا بن رہا ہو "لَمَا" پڑھا جائیگا۔ اس میں "ل" تاکید یہ ہے اور "ما" نافیہ ہے جو ماضی پر داخل ہوتا ہے جیسے کہ "قطبی" میں ہے "وَاِن کَانَ کُلٌّ مِنهُمَانَظرِیًّالَمَاجَهِلْنَاشَيئًا" "لماجھلنا" میں "ماجھلنا" ماضی کا صیغہ ہے جس پر لام تاکید داخل ہے۔

قاعدہ نمبر5:

مصدر کے بعد اگر ایک اسم ہو تو وہ اسکا مضاف الیہ ہو گا اور مجرور ہو گا جیسے کہ "ضَربُ زَیدٍ" اور اگر دو اسم ہوں تو دوسرا اسم مصدر کا مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہو گا جیسے {قدوری شریف} کے شروع میں ہے "قَبلَ اِدْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ" یہاں "ادخال" مصدر ہے اور آگے اُسکے دو اسم ہیں پہلا اسکا مضاف الیہ ہے یعنی "ھما" ضمیر اور اسکے بعد مصدر کا مفعول ہے "اَلْاِنَاءَ" جو کہ منصوب ہے۔

قاعدہ نمبر6:

کوئی شخص کہ درمیان کلام میں اُسکی کوئی زمانہ ماضی میں گزری ہوئی بات کو بیان کیا جا رہا ہو

تو "کَانَ" کے بعد خبر کو ذکر کر دیتے ہیں کیونکہ پہلے سے اُس شخص کا تذکرہ چل رہا ہوتا ہے لہذا دوبارہ سے ذکر نہیں کرتے بلکہ ضمیر لوٹا دیتے ہیں (باقی افعال کا بھی یہی حال ہے) کافیہ کے اندر صاحب کافیہ نے منادی کی بحث کے شروع میں فرمایا ہے "اِن کَانَ مُفرَداً" یہاں پر بھی اُنہوں نے "منادی" کی ضمیر لوٹائی ہے "کَان" میں۔

قاعدہ نمبر 7:

اگر کسی جملے کو "عَلَم" ہونے کی حیثیت سے ذکر کیا جائے تو اُسکا اعراب عامل کے بدلنے سے نہیں بدلے گا بلکہ اُسکا اعراب مستقل جملے والا ہوتا ہے جیسے کہ ھدایہ میں ہے "وَیَزِیدُ فِی اَذَانِ الفَجرِ بَعدَ الفَلَاحِ الصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّومِ" اب یہاں "الصلوۃ خیر من النوم" مفعول واقع ہو رہا ہے "یَذِیدُ" کا لیکن پھر بھی مرفوع ہے۔

قاعدہ نمبر 8:

منادی ہمیشہ اسم ہوتا ہے اسلیئے اس عبارت "یَا مَنْ شَرَحَ" میں "یا" کے بعد مِنْ نہیں پڑھ سکتے بلکہ "مَنْ" اسم موصولہ ہی پڑھیں گے، دوسرا قرینہ اِس عبارت میں "مِنْ" پڑھنے کا یہ ہے کہ اسکے بعد فعل ہے اور فعل پر حرفِ جر داخل نہیں ہوتا۔

قاعدہ نمبر 9:

فعل لازم کا مفعول نہیں ہوتا لہذا اسکے بعد جو اسم آئیگا اُسے فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع پڑھا جائے جیسے کہ "اِجتَنَبَ ذَیدٌ مِنَ الکَبَائِرِ"

قاعدہ نمبر10 :

دو اسم جمع ہوں اور اُن میں سے پہلا نکرہ ہو اور دوسرا معرفہ ہو تو وہ دونوں مرکبِ اضافی ہونگے جیسے کہ "غُلَامُ زَیْدٍ" اور "اِمْتِدَادُالنَّفْيِ" اگر دونوں معرفہ ہوں تو موصوف صفت ہونگے جیسے کہ "اَلرَّجُلُ الرَّاکِبُ" اگر دونوں نکرہ ہوں تو بھی موصوف صفت ہونگے جیسے کہ "رَجُلٌ کَرِیْمٌ" اور اگر پہلا معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو مبتدا خبر ہونگے جیسے کہ "زَیْدٌ قَائِمٌ"

قاعدہ نمبر11:

اگر تین اسم جمع ہوں اور تینوں نکرہ ہوں تو پہلا والا مضاف ہو گا اور باقی کے دو موصوف صفت بھی ہو سکتے ہیں جیسے کہ "غُلَامُ رَجُلٍ کَرِیْمٍ" اور آخر والا اسم خبر بھی ہو سکتا ہے جیسے کہ "غُلَامُ رَجُلٍ کَرِیْمٌ" اور اگر آخری اسم معرفہ ہو تو وہ پورا مرکبِّ اضافی ہو گا جیسے کہ "غُلَامُ بَیْتِ زَیْدٍ" اور اگر آخر کے دو اسم معرف باللام ہوں تو آخری اسم میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وہ مرکب اضافی کی صفت ہو جیسے کہ "نِصْفُ اللَّیْلِ الْاَوْسَطُ" اور یہ احتمال بھی ہے کہ وہ آخری اسم ما قبل والے اسم کی صفت ہو جیسے کہ "نِصْفُ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ" اور اگر درمیان کا اسم "عَلَمْ" ہو تب بھی یہی صورت حال ہے جیسے کہ "غُلَامُ زَیْدِنِ الْقَائِمُ" اور "غُلَا مُ زَیْدِنِ الْقَائِمِ"

قاعدہ نمبر12:

"اِذْ" کبھی کبھی علت بیان کرنے کے لیے آتا ہے لہذا اس عبارت "اِذِالتَّقْوِیْمُ قَدْیَکُوْنُ" میں "اِذْ" کو "اِذَ" پڑھنا غلط ہے، اگر یہ "اِذَا" ہوتا تو یہاں دو "الف" ہوتے۔

قاعدہ نمبر 13:

اُخَر اور اٰخِر میں فرق : اُخَر کا معنٰی ہے "دوسرا" لہذا اِسے اپنے مقام پر اٰخِر پڑھنا درست نہیں اور اٰخِر کا معنٰی ہے "آخری" لہذا اسے اپنے مقام میں اُخَر پڑھنا صحیح نہیں۔

قاعدہ نمبر 14:

اسم پر تنوین پڑھنے سے تین چیزیں روکتی ہیں۔

1۔ الف لام 2۔ مضاف ہونا 3۔ غیر منصرف ہونا

لہذا اس جیسی عبارت میں اسم پر تنوین کو نہ پڑھنا غلط ہے جیسے کہ "التَّقدُمِ لَازِمٌ لِلتَّخْصِیْصِ" یہاں "لَازِمٌ" کو "لَازِمُ" پڑھنا صحیح نہیں۔

قاعدہ نمبر 15:

متن اور شرح ایک ساتھ ہوتے ہیں وہاں

کچھ کتابیں ایسی ہوتی ہیں جن میں متن کی عبارت پر اعراب پچھلے متن کے اعتبار سے پڑھا جائے نہ کہ شرح کے اعتبار سے جیسے کہ مختصر المعانی کی عبارت ہے "وَلْتُسَمَّ الْاِسْتِعَارَۃُ الَّتِی یمکن اجتماع طرفیھا فی شیئ وفاقیۃً" اگر پچھلے متن کا اعتبار کریں تو "وفاقیۃً" پر نصب پڑھا جائیگا اور یہی صحیح ہے اور اگر شرح میں موجود لفظ "الاستعارہ" کی خبر بنایا جائے تو "وفاقیۃ" مرفوع ہونا چاہیئے اور یہ صحیح نہیں۔

قاعدہ نمبر 16:

اگر اسم اشارہ کے بعد اسم معرّف باللّام آئے تو وہ اسم اشارہ کی صفت واقع ہوگی اور جو اعراب اسم اشارہ کا ہوگا وہی اسم معرّف باللّام کا ہوگا جیسے کہ "فی

ذالک الموجدِ" اور اگر اِسم اشارہ کے بعد اسم نکرہ ہو تو وہ اِسم اشارہ کی خبر ہو گا اور مرفوع ہو گا جیسے کہ "ذالک قائمٌ"۔

قاعدہ نمبر17:

یہ لفظ "یُقَاسُ" کتابوں میں مجہول ہی پڑھا جاتا ہے اسے "یَقَاسُ" پڑھنا صحیح نہیں کیونکہ اسکا معروف صِغہ یَقِیْسُ ہے اور اسی طرح یہ لفظ بھی "یُسْتَحَبُّ" مجہول ہی پڑھا جاتا ہے۔

قاعدہ نمبر18:

لام حرفِ جرّ فعل پر داخل نہیں ہوتا لہذا اِس جیسی عبارتوں مثلاً "لِتَعَانُدُ الطَّرْفَیْنِ" میں "تُعَانِدُ" پڑھنا صحیح نہیں ہے بلکہ یہ بابِ تفاعل کا مصدر ہے "تَعَانُدُ" رہا یہ اشکال کہ اِس لام کو لامِ کَیْ بنا کر تو فعل پڑھ سکتے ہیں تو یہ صحیح نہیں کیونکہ یہاں علت بیان ہو رہی ہے متن کی لہذا یہ لام تعلیلیہ ہے متن میں یہ ہے "ولتسمّ عنادیۃً لِتَعَانُدِ الطَّرْفَیْنِ"

قاعدہ نمبر19:

"مِنَ الْعِنَادِیَۃِ الْاِسْتِعَارَۃُ التَّہَکُّمِیَّۃُ وَالتَّمْلِیْحِیَّۃُ وَہُمَامَااسْتُعْمِلَ فِیْ ضِدِّہٖ "اِن جیسی عبارتوں میں جن میں مبتدا اور خبر پر حرفِ جرّ وغیرہ داخل ہو تو لوگ اکثر مبتدا کو بھی ساتھ ملا کر مجرور پڑھ دیتے ہیں جیسے کہ یوں پڑھ دیتے ہیں "مِنَ الْعِنَایَۃِ الْاِسْتِعَارَۃِ" یہ صحیح نہیں ہے اِس غلطی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے غور کیا جائے کہ سارے "مِنْ" کے مجرور بن جائیں گے تو مبتدا کہاں گیا؟ حالانکہ "واو" کے بعد نیا جملہ شروع ہو رہا ہے۔

قاعدہ نمبر20:

اسم موصول سے پہلے اگر نکرہ اسم آجائے تو وہ اگلے جملے کے لیے مضاف بنے گا لہذا اُس پر تنوین پڑھنا غلط ہے جیسے کہ "بَيْتُ مَنْ جَاءَ نِي جَمِيْلٌ" یہاں بَيْتٌ پڑھنا صحیح نہیں۔

قاعدہ نمبر21:

"لِتَنْزِيْلِ التَّضَادِ مَنْزِلَةَ التَّنَاسُبِ" اور "قَائِمٌ مَقَامَهُ" جیسی عبارتوں میں "منزلہ" اور "مقامہ" مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں لہذا اِن پر نصب ہی پڑھا جائے۔

قاعدہ نمبر22:

اگر اسم کسی ضمیر کی طرف مضاف ہو اور اُسکے بعد اسم معرّف باللّام ہو تو یہ بعد والا اسم پہلے والے اسم کی صفت واقع ہو گا جیسے کہ "فِيْ ضِدِّ مَعْنَاهَا الْحَقِيْقِيِّ" لہذا "الحقیقی" پر جرّ کے علاوہ کوئی اعراب پڑھنا صحیح نہیں کیونکہ یہ "معناھا" کی صفت ہے اور "معناھا" یہ "ضدّ" کا مضاف الیہ ہے۔

قاعدہ نمبر23:

اسم ناقص یائی یا واوی جب کسی مرفوع نکرہ کی صفت ہو اور وہ خود بھی نکرہ ہو تو اُسے مجرور پڑھا جائے گا جیسے کہ "فَهُوَ دَلِيْلٌ ثَانٍ" اور "رَجُلٌ دَاعٍ"۔

قاعدہ نمبر24:

"فَاِنَّ الْبَلِيَّةَ اِذَا عَمَّتْ طَابَتْ": فعل سے پہلے جب "اذا" ہو اور اُس "اِذَا" سے پہلے کوئی مؤنث صیغہ ہو تو "اِذَا" کے بعد آنے والا فعل واحد مؤنث کا صیغہ ہو گا

جیسے کہ اوپر کی مثال میں ہے۔ اور اگر "اذا" سے پہلے کوئی مذکر کا صیغہ ہو تو فعل واحد مذکر غائب کا صیغہ ہو گا جیسے کہ "اِنَّ زَیْدً اِذَا جَاءَ نِیْ فَرِحَ"۔ اور اگر جمع مذکر کا صیغہ "اذا" سے پہلے ہو تو فعل جمع مذکر غائب کا صیغہ ہو گا جیسے کہ "اِنَّ رِجَالًا اِذَا جَاءُوْنِیْ" اس صورت میں "جَائَتْنِیْ" کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ "رِجَالًا" جمع مکسّر ہے (تفصیل علم النحو کی کتاب میں دیکھ لی جائے)۔

قاعدہ نمبر25:

فعل اگر منصوب متصل ضمیر سے ملا ہوا ہو تو اُس ضمیر کے بعد جو اسم آئے گا وہ فاعل ہو گا اور مرفوع ہو گا جیسے کہ "ضَرَبَہٗ زَیْدٌ"

قاعدہ نمبر26:

"کَوْنُ الزَّکٰوۃِ رُبُعَ المَالِ": اس جیسی عبارتوں میں بعض لوگ "کَوْن" کے مفعول کو مرفوع پڑھ دیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے جیسے کہ اِس مثال میں اگر "ربع" کو مرفوع پڑھا جائے یہ غلط ہے۔

قاعدہ نمبر27:

لامِ تاکید جب ایسے فعل ماضی پر داخل ہو جسکے باب کا ہمزہ قطعی نہ ہو بلکہ وصلی ہو تو بعض لوگوں کو التباس ہو جاتا ہے وہ اسے "لائے نفی سمجھ بیٹھتے ہیں جیسے کہ "لَا مْتَنَعَ فَھْمُہٗ مِنَ اللَّفْظِ"۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اِس بات کو ذہن میں رکھا جائے کہ فعل ماضی پر "لا" مخصوص صورتوں میں داخل ہوتا ہے جیسے کہ اگر "لا" اور فعل ماضی کا تکرار ہو جیسے کہ [illegible]

"فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰی"

قاعدہ نمبر28:

"یَعْنِیْ" فعل کے بعد والے اسم پر اکثر اوقات نصب ہی پڑھا جاتا ہے جیسے کہ "یَعْنِیْ اِیْقَاعَ فِعْلِ الْفَاعِلِ"۔

قاعدہ نمبر29:

"قَال ، یَقُوْلُ" کے مقولے کا اعراب جملے والا ہوتا ہے یعنی مستقل اعراب ہوتا ہے جیسے کہ "قُلْنَا الْجَبَانُ کَالْاَسَدِ"

قاعدہ نمبر30:

"حَتّٰی" اگر فعل مضارع پر داخل ہو تو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے کیونکہ "حَتّٰی" کے بعد "اَنْ" ناصبہ مقدّر ہوتا ہے اکثر لوگ اِس کا خیال نہیں کرتے جیسے کہ "حَتّٰی یَخْرُجَ"۔

قاعدہ نمبر31:

"ذیدُبْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیُّ" : اس جیسی مثالوں میں یعنی کسی عَلَمْ کی صفت لائی جائے "اِبْنٌ" کے ساتھ اسکے بعد بسا اوقات نسبت کو بیان کیا جاتا ہے جیسے کہ اِس مثال میں ہے "الانصاری" یہ عام طور پر صفت ثانیہ بن رہی ہوتی ہے۔ بعض لوگ سابقہ "اِبْنٌ" کی وجہ سے جرّ پڑھ لیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔

قاعدہ نمبر32:

"اَیْ" کے ذریعے جو الفاظ تفسیر واقع ہوتے ہیں اُنکا اعراب مُفسَّر کے اعراب کے مطابق ہوتا ہے جیسے کہ "اِن کَانَ اِثْبَاتُہٗ اَیْ اِثْبَاتُ الْفِعْلِ"۔ اسی طرح "بل" کا بھی یہی حال ہے جیسے کہ "جَائنِیْ ذَیدٌ بَلْ عَمْرٌ"۔

قاعدہ نمبر33:

فعل کے ساتھ اگر فاعل کی ضمیر متصل ہو یا فعل میں فاعل کی ضمیر ہو تو اکثری اوقات میں اِس فعل کے بعد جو اسم آیگا وہ مفعول ہو گا لہذا اُس پر نصب پڑھا جائے۔ جیسے کہ "عَلَّمْتُمْ[redacted]جِيتُهَا" اور "وَالْمُصَنِّفُ رَبَّ الْكِتَابَ"۔

قاعدہ نمبر34:

قول وغیرہ کے بعد اِنَّ پڑھا جاتا ہے اور عِلْم وغیرہ کے بعد اَنَّ پڑھا جاتا ہے اسی طرح درمیانِ کلام میں اَنَّ پڑھا جائے گا اور شروع کلام میں اِنَّ پڑھا جائے گا

قاعدہ نمبر35:

دو معرّف باللام [redacted] اسم جمع ہوں اور اُن میں سے پہلا جمع ہو اور دوسرا مفرد ہو تو مفرد والا خبر واقع ہو گا نہ کہ صفت جیسے کہ اس مثال میں ہے "فَإِنَّ المواعِيْدَا الْخَبْزُ وَالْإِدَامُ" لہذا پہلے کے علاوہ یہاں پر نصب نہیں پڑھا جائیگا۔

قاعدہ نمبر36:

وہ فعل جو دو یا دو سے زائد مفعول چاہتا ہو اور اُسمیں فاعل کی ضمیر ہو تو [redacted] اسکے بعد آنے والے اسم پر نصب پڑھا جائے گا مفعولِ ثانی ہونے کی بنا پر جیسے کہ "اللهُ يُعْطِيْهَا الْفُقَرَاءَ"۔

قاعدہ نمبر37:

"الْأَجْنَاسُ الْأُخَرُ" ان جیسی عبارتوں (جن میں اسم معرّف باللام جمع لا یُعقل ہو اور اُس کی صفت لائی جائے "اُخَر" کے ساتھ) میں بعض لوگ اُخَر یا اُخِرْ پڑھ دیتے ہیں یہ دونوں پڑھنا غلط ہے۔ اُخَر اسلئے غلط ہے کیونکہ موصوف جمع

ہے غیر ذوی العقول کی لہذا اُسکی صفت مذکر نہیں ہو سکتی۔ اُخر اسلئے نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اگر یہاں یہ مراد ہوتا تو "اُخرۃ" ہوتا یعنی گول "تا" کے ساتھ ہوتا جوکہ نہیں ہے۔ اور "اُخرۃ" ہونے کی وجہ پہلے بھی ذکر کی ہے کہ "اَلْاَجْنَاس" مؤنث صفت چاہتا ہے تو لہذا اُخَر ہی متعیّن ہے کیونکہ یہ اسم تفضیل مؤنث جمع کا صیغہ ہے۔

قاعدہ نمبر38:

غیر منصرف پر اگر الف لام آجائے یا وہ مضاف واقع ہو تو اس پر کسرہ آجاتا ہے اسکی مثال ہے "مَرَرْتُ بِمَسَاجِدِهِمْ" اور "جَلَسْتُ فِی الْمَجَالِسِ"۔

قاعدہ نمبر39:

"فَكَانَ الْأَمْرُ بِالْقِرَاءِ قَاهِمً" کان کی خبر جب جار مجرور کے بعد آتی ہے تو اس پر بعض لوگ رفع پڑھ لیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے بلکہ نصب ہی پڑھا جائے۔

قاعدہ نمبر40:

"فَإِنَّ اَصْلَهُ التَّقْدِيْمُ :۔" بعض لوگ اِن جیسی عبارتوں (جب اِنَّ کا اسم اضافت کی صورت میں ہو اور اُسکے بعد اِنَّ کی خبر آئے) میں خبر پر نصب پڑھ لیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اگر نصب پڑھ لیا جائے تو "اِنَّ" کی خبر کہاں گئی؟

قاعدہ نمبر41:

"ہُمْ کَانَ اَهَمَّ" : ان جیسی عبارتوں (جن میں اسم کی ضمیر ہو اور اُسکے بعد کَانَ کی خبر آئے) میں کَانَ کو کَانَّ پڑھ لیتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ کَانَّ پڑھنے کی صورت میں "اَهَمَّ" "کَانَّ" کا اسم بن جائے گا لیکن یہ خرابی لازم آئے گی کہ کَانَّ

بغیر خبر کے رِہ جائیگا اور اگر کَانَ پڑھیں تو "اَھَمَّ" اِس کی خبر ہو گی اور اس کا اسم ضمیر ہے لہذا کوئی خرابی لازم نہیں آئیگی۔

قاعدہ نمبر 42:

اِنَّ اسم پر داخل ہوتا ہے لہذا فعل سے پہلے اگر "اَنْ" آجائے تو اسے "اِنَّ" نہ پڑھا جائے۔ ہاں ایک جگہ ہے جہاں اِنَّ پڑھ سکتے ہیں لیکن یہ قلیل ہے یعنی "لیس" سے پہلے اِنَّ آسکتا ہے وہ اس وجہ سے کہ اِنَّ کا اسم اِس صورت میں محذوف ہوتا ہے اصل عبارت یوں ہوتی ہے "اِنَّہٗ لَیْسَ"۔

قاعدہ نمبر 43:

اسم تفضیل پر تنوین نہیں آتی کیونکہ یہ "اَفْعَل" کے وزن پر ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہوتا ہے جیسے کہ "زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍ"

قاعدہ نمبر 44:

"فَعَدَلَ اِلٰی ذٰلِکَ اِشَارَۃً اِلٰی اَنَّ نَصْرَہٗ قَدْکَثُرَ": جس لفظ کا معنٰی ہو "کرتے ہوئے" یا "کرنے کے لیے" تو وہ مفعول لہ واقع ہو گا اور منصوب ہو گا۔ جیسے کہ یہاں "اِشَارَۃً" ہے۔

قاعدہ نمبر 45:

جہاں "کے اعتبار سے" کا ترجمہ ہو تو وہ لفظ تمیز واقع ہوتا ہے لہذا اُس پر نصب پڑھا جائے جیسے کہ "زَیْدٌ طَیِّبٌ اَبًا"۔ اور "ھو اَحْسَنُ تطریۃً"۔

قاعدہ نمبر 46:

جہاں "اس حال میں" یا "سوار ہوتے ہوئے" یا "بیٹھتے ہوئے" وغیرہ کا ترجمہ ہو تو وہ لفظ حال واقع ہو گا اسے بھی منصوب پڑھا جائے۔

جیسے کہ "جَاءَنِی زَیْدٌ رَاکِبًا"۔

قاعدہ نمبر 47:

کتابوں کے شارحین بعض اوقات کسی لفظ کے مُشتق کو بیان کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں مثلاً "مِنْ صَمَدَ اِلَیْہِ اِذَاقَصَدَ" اِس مقام میں مِنْ کو مَنْ پڑھنا غلط ہے۔

قاعدہ نمبر 48:

ایک جنس کا حرف اپنے ہم جنس حرف پر داخل نہیں ہوتا جیسے کہ "عِنْدَ مَنْ لہ" یہاں مَنْ کو مِنْ پڑھنا غلط ہے کیونکہ عِنْدَ اور مِنْ کا اجتماع لازم آئے گا حالانکہ وہ دونوں ہم جنس حروف ہیں یعنی دونوں جرّ دیتے ہیں۔

قاعدہ نمبر 49:

جہاں دو مرتبہ "مِنْ وَجْہٍ" آجائے تو دوسرے "مِنْ وَجْہٍ" سے پہلے جو اسم آئیگا اُسکا اعراب پہلے والے "مِنْ وَجْہٍ" سے پہلے والے اسم کے مطابق ہو گا جیسے کے (ھدایہ) میں ہے "لِاَنَّہٗ جُمُعَۃٌ من وجہ ظُھْرٌ مِنْ وَجْہٍ"۔ (بشرطیکہ دوسرے "من وجہ" سے پہلے والے اسم پر کوئی الگ عامل داخل نہ ہو)۔

قاعدہ نمبر 50:

غیر منصرف اسم کی صفت پر تینوں اعراب آتے ہیں جیسے کہ "فِیْ مَوَاضِعَ كَثِيْرَةٍ"۔ اور اسی طرح مبنی اسم کی صفت پر بھی تینوں اعراب آتے ہیں جیسے کہ "رَائَیْتُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ"۔

قاعدہ نمبر 51:

اِمَّا اور اَمَّا میں فرق کا طریقہ: جس جگہ اِمَّا آتا ہے اُس سے آگے "اَوْ" یا ایک اور "اِمَّا" ہوتا ہے اور اَمَّا میں ایسا نہیں ہوتا اور "اَمَّا" کے مدخول کے بعد جو جملہ ہوتا ہے وہ اَمَّا کا جواب بنتا ہے جس پر "فا" داخل ہوتی ہے۔ "اِمَّا" کی مثال: "زَيْدٌ اِمَّا قَائِمٌ اَوْقَاعِدٌ" "اَمَّا" کی مثال: "اَمَّا زَيْدٌ فَقَائِمٌ"۔

تَمَّ بِحَمْدِ اللهِ

27 جمای الاولیٰ 1442ھ

بمطابق 12 جنوری 2021